روایت نمبر (۲۳)

ستائیس رجب کے روزے و نماز پر سو سال کے روزوں و نماز کا ثواب

حکم: یہ حدیث منکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان نہیں کرسکتے۔

روایت کا مصدر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "شعب الإيمان"[1] میں تحریر فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، حدثني أبو نصر رشيق بن عبد الله الرومي إملاء من كتابه بِالطَّابَرَانِ، أنا الحسين بن إدريس الأنصاري، نا خالد بن الهياج، عن أبيه، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن سلمان الفارسي قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :

في رجب يوم و ليلة، من صام ذلك اليوم و قام تلك الليلة كان كمن صام من الدهر مائة سنة، وهو لثلاث بقين من رجب، وفيه بعث الله محمدا صلى الله عليه و سلم".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات کو قیام کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو سال روزہ رکھا اور سو سال قیام کیا، اور وہ دن ستائیس رجب کا ہے، اور اسی دن اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمائی ہے۔

---

[1] شعب الإيمان: ۳/۳۷۳،رقم:۳۸۱/۳،ت:أبي هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۱ھ۔

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے "جزء في فضل رجب"[1] میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "تبيين العجب"[2] میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

روایت پر ائمہ رجال کا کلام

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

"وروي ذلك بإسناد آخر أضعف من هذا"[3]. یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی منقول ہے، جو اس سے بھی بڑھ کر ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ "تبيين العجب"[4] میں فرماتے ہیں:
"هذا حديث منكر إلى الغاية". یہ حدیث انتہائی منکر ہے۔

---

[1] جزء في فضل رجب تحت كتاب أداء ماوجب لإبن دحية كلبي:۳۱۵،رقم:۱۱،ت:جمال عزون.

[2] تبيين العجب:ص:۴۲،ت:أبو أسماء إبراهيم بن إسماعيل آل عصر،دارالكتب العلمية ـ بيروت.

[3] شعب الإيمان:۳/ ۳۷۴،رقم:۳۸۱۱،ت:أبي هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعةالأولى ۱۴۲۱ھـ.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

"أخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ، أنا أبو صالح خلف بن محمد ببخاری، أنا مكي بن خلف و إسحاق بن أحمد قالا: نا نصر بن الحسين، أنا عيسى و هو الغنجار، عن محمد بن الفضل، عن أبان عن أنس: عن رسول الله صلى الله عليه و سلم أنه قال:

في رجب ليلة يكتب للعامل فيها حسنات مائة سنة، وذلك لثلاث بقين من رجب، فمن صلى فيها اثنتي عشر ركعة، يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب و سورة من القرآن، يتشهد في كل ركعتين، ويسلم في آخرهن، ثم يقول: سبحان الله و الحمد لله و لا إله إلا الله و الله أكبر مائة مرة، ويستغفر الله مائة مرة، و يصلي على النبي صلى الله عليه و سلم مائة مرة، ويدعو لنفسه ما شاء من أمر دنياه و آخرته، ويصبح صائما، فإن الله يستجيب دعاءه كله إلا أن يدعو في معصية".

[4] تبيين العجب:ص:۴۳،ت:أبو أسماء إبراهيم بن إسماعيل،دارالكتب العلمية ـ بيروت.

اس کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے راوی پر کلام کیا ہے، جسے ہم آگے متکلم فیہ راوی کے ضمن میں ذکر کریں گے۔

حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے "تنزيه الشريعة"[1] میں اور علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے "الآثار المرفوعة"[2] میں مذکورہ روایت ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔

علامہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "ماثبت بالسنة"[3] میں فرماتے ہیں: "فيه خالد بن هياج، وابن هياج متروك، له احاديث مناكير كثيرة، والحمل فيه ابنه خالد، فهوالآفة في هذالحديث".

اس روایت میں خالد بن ہیاج ہے، اور ابن ہیاج متروک ہے، اس کی بہت ساری منکر احادیث ہیں، اور اس روایت میں ذمہ دار ہیاج کا بیٹا خالد ہے، یہی اس حدیث میں آفت ہے۔

متکلم فیہ راوی کے بارے میں کلام

نوٹ: مذکورہ روایت میں دو راویوں پر کلام ہوا ہے، ہیاج اور ان کے بیٹے خالد پر، سب سے پہلے ہیاج کے متعلق کلام ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] تنزيه الشريعة:الفصل الثالث: ١٦١/٢،رقم:٤١،ت:عبدالوهاب عبداللطيف،دارالكتب العلمية۔بيروت .

[2] الآثارالمرفوعة:ص:٦٠،ت:أبوهاجر محمدالسعيد بن بسيوني زغلول،دارالكتب العلمية۔ بيروت الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

[3] ماثبت بالسنة:ص:١٧٥،مطبع مجتبائي ـ دهلي .

ابو خالد ہیّاج بن بِسطام تمیمی حنظلی خراسانی ہروی (متوفی ۱۷۷ھ) کے بارے میں کلام

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ "الضعفاء والمتروکین"[1] میں لکھتے ہیں: "ضعیف".

حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ "الضعفاء الکبیر"[2] میں تحریر فرماتے ہیں: "ولا يتابع عليه، ولا على شيء من حديثه". ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے، اور نہ ہی ان کی احادیث میں سے کسی چیز پر متابعت ہوئی ہے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ "الجرح والتعدیل"[3] میں فرماتے ہیں: "يكتب حديثه ولا يحتج به". ان کی حدیث لکھی جائے گی، اور اس سے احتجاج نہ کیا جائے۔

حافظ یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ضعيف الحديث، ليس بشيء"[4]. یہ ضعیف الحدیث، "لیس بشیء" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "التاریخ الکبیر"[5] میں ہیاج بن بسطام کا ترجمہ قائم کرکے سکوت اختیار کیا ہے۔

---

[1] الضعفاء والمتروكين:٢٤٣،رقم:٦٤٢،ت:كمال يوسف الحوت،مؤسسة الكتب الثقافية ـ بيروت، الطبعة ١٤٠٥هـ.

[2] ضعفاء الكبير: ٣٦٦/٤،رقم:١٩٧٩،ت:عبد المعطي أمين قلجي،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الاولى١٤٠٨هـ.

[3] الجرح والتعديل:١١٢/٩،رقم:٤٧٤،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٣٧٣هـ.

[4] الجرح والتعديل:١١٢/٩، رقم:٤٧٤،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٣٧٣هـ.

[5] التاريخ الكبير: ٢٤٢/٨،رقم:٢٨٦٦، دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة١٤٠٧هـ.

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "متروك الحديث"[1].

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ "المجروحين"[2] **میں لکھتے ہیں:**

"كان مرجئا داعية إلى الإرجاء، وكان ممن يروي عن المعضلات عن الثقات، ويخالف الأثبات فيما يرويه عن الثقات، فهو ساقط الاحتجاج به، وعند الاعتبار فإن اعتبر به معتبر أرجو أن لا يجرح في ذلك".

یہ مرجیہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اسی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا تھا، اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ثقہ سے معضل روایات نقل کرتے ہیں، اور یہ ثبت لوگوں کی اس چیز میں مخالفت کرتا ہے جسے وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں، اس بناء پر یہ ساقط الاحتجاج ہے، اور اعتبار کے وقت [ثقہ کی موافقت کی صورت میں] کسی معتبر نے اس کا اعتبار کیا تو میں امید کرتا ہوں کہ اس بارے میں اس پر جرح نہیں کی جائے گی۔

نوٹ: محمود ابراہیم زاید کے نسخے میں "يروى عن المعضلات عن الثقات" **کے الفاظ ہیں، اور حمدی عبد المجید سلفی کے نسخے میں** "يروي المعضلات عن الثقات"[3] **کے الفاظ ہیں، جبکہ** "تهذيب الكمال"[4] **اور** "تهذيب التهذيب"[5] **میں** "يروي الموضوعات عن الثقات" **کے الفاظ ہیں۔**

---

[1] ميزان الاعتدال: ٣١٨/٤، رقم: ٩٢٨٧، ت: علي محمد البجاوي، دار المعرفة۔ بيروت .

[2] المجروحين: ٩٦/٣، ت: محمود ابراهيم زايد، دار المعرفة۔ بيروت، الطبعة ١٤١٢ھ.

[3] المجروحين: ٤٤٥/٢، رقم: ١١٦٩، ت: حمدي عبدالمجيد السلفي، دار الصميعي ۔ الرياض، الطبعة الأولى ١٤٣٣ھ.

[4] تهذيب الكمال: ٣٥٩/٣٠، رقم: ٦٦٣٧، ت: بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة ۔ بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٣ھ.

[5] تهذيب التهذيب: ٦٨٦/٦، ت: الشيخ عادل احمد عبدالموجود، الشيخ علي محمد معوض، دار الكتب

حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ "الكامل في الضعفاء"[۱] میں لکھتے ہیں: "وهياج بن بسطام هذا له أحاديث، وفيما أمليت مما لا يتابع عليه". اور ہیاج بن بسطام کی اور بھی بہت سی روایات ہیں، اور اس کی جتنی روایات میں نے لکھوائی ہیں، ان میں اس کی کسی نے متابعت نہیں کی۔

حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ "تاريخ بغداد"[۲] میں امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: "هروي، تركوا حديثه، ليس بشيء". یہ ہروی متروک الحدیث، "لیس بشیء" ہے۔

حافظ یحیی بن احمد بن زیاد ہروی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "كل ما أُنكر على الهياج من جهة ابنه خالد، فإن الهياج في نفسة ثقة"[۳]. ہیاج پر جو انکار کیا گیا ہے وہ ان کے بیٹے خالد کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ ہیاج بذات خود ثقہ ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ "تاريخ الإسلام"[۴] میں مکی بن ابراہیم کا یہ قول نقل کرتے ہیں: "ما علمنا الهياج إلا صادقا عالما". ہم ہیاج کو سچا عالم ہی سمجھتے ہیں۔

العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

[۱] الكامل في ضعفاء الرجال: ٤٤٨/٨، الرقم: ٢٠٤٨، ت: عادل أحمد و علي محمد معوض، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ.

[۲] تاريخ بغداد: ١٢٤/١٦، رقم: ٨٣٨٧، ت: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

[۳] تاريخ بغداد: ١٢٩/١٦، رقم: ٨٣٨٧، ت: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

[۴] تاريخ الإسلام: ٣٩٤/١١، رقم: ٣١٤، ت: عمر عبد السلام تدمري، دار الكتاب الغربي ـ بيروت، الطبعة الاولى ١٤١١هـ.

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ "تهذيب التهذيب"[1] میں محمد بن یحیی ذہلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں: "الهياج عندنا ثقة". ہیاج ہمارے نزدیک ثقہ ہے۔

امام ابو عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وهذه الأحاديث التي رآها صالح من أحاديث الهياج، الذنب فيها لابنه خالد، انتهى"[2]. ہیاج کی احادیث میں سے جن احادیث کو صالح نے دیکھا ہے، تو ان میں مسئلہ ہیاج کے بیٹے خالد کی وجہ سے ہے، انتہی۔

حافظ صالح بن محمد جَزَرہ فرماتے ہیں: "منكر الحديث، لا يكتب من حديثه إلا للاعتبار، ولم أكن أعلمه بهذا حتى قدمت هراة، فرأيت عندهم أحاديث مناكير كثيرة"[3].

یہ منکر الحدیث ہے ،اس کی حدیثیں اعتبار کے لئے لکھی جائیں گی، اور مجھے اس کے بارے میں معلوم نہیں تھا،جب میں ہرات گیا تو میں نے ان کے پاس اس کی بہت ساری منکر احادیث دیکھی۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "ذيل اللآلئ المصنوعة" میں لکھتے ہیں: "هياج تركوا حديثه"[4]. محدثین نے ہیاج کی احادیث کو ترک کر دیا ہے۔

---

[1] تهذيب التهذيب:٦/٦٨٧،رقم:٨٦٣٤،ت:الشيخ عادل أحمد والشيخ علي محمد معوض، دارالكتب العلمية- بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

[2] تبيين العجب:ص:٤٣،ت:أبو أسماء أبراهيم بن إسماعيل آل عصر،دارالكتب العلمية-بيروت .

[3] الآثارالمرفوعة:ص:٦٠،ت:أبوهاجر محمدالسعيد بن بسيوني زغلول،دارالكتب العلمية- بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

[4] ذيل اللآلئ المصنوعة:٣١٢،رقم:٥٥٦،ت:زياد النقشبندي الأثري،دار ابن حزم - بيروت،الطبعة الأولى ١٤٣٢هـ.

علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ "تذکرۃ الموضوعات"[1] میں فرماتے ہیں: "فیه هياج تركوه". اس روایت میں ہیاج ہے اور محدثین نے اسے ترک کر دیا۔

خالد بن ہیّاج بن بِسطام کے بارے میں ائمہ کا کلام

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ "ميزان الاعتدال"[2] میں سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: "ليس بشيء".

حافظ ابن عراق "تنزيه الشريعة"[3] میں فرماتے ہیں: "خالد بن هياج بن بسطام عن أبيه وغيره، اتهمه ابن أبى حاتم فى كتابه الجرح والتعديل فى ترجمة الحسين بن إدريس الأنصاري".

خالد بن ہیاج بن بسطام اپنے والد اور ان کے علاوہ سے روایت کرتا ہے، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الجرح والتعدیل" میں حسین بن ادریس انصاری کے ترجمہ میں ان کو متہم قرار دیا ہے۔

نوٹ: بندہ کو "الجرح والتعدیل" میں حسین بن ادریس انصاری کے ترجمہ میں یہ نہیں مل سکا کہ خالد بن ہیاج متہم ہے، واللہ اعلم۔

روایت کا حکم

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث انتہائی منکر ہے،

---

[1] تذكرة الموضوعات: ص: ١١٦، كتب خانه مجيديه ـ ملتان.

[2] ميزان الاعتدال: ٦٤٤/١، رقم: ٢٤٧٠، ت: علي محمد البجاوي، دار المعرفة ـ بيروت.

[3] تنزيه الشريعة: ٥٧/١، ت: عبدالوهاب عبداللطيف، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے، نیز علامہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے منکر، شدید ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے، اس لئے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

روایت نمبر (۲۴)

روایت: ”من أکرم حبیبته وفي روایة کریمتیه لایکتب بعد العصر“. جو شخص اپنی محبوب چیز، اور ایک روایت میں ہے دو مکرم چیزوں (یعنی آنکھوں) کا اکرام کرنا چاہے تو وہ عصر کی نماز کے بعد نہ لکھے۔

حکم: یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے نہیں ہے، محدثین نے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے علاوہ کسی طبیب وغیرہ کا قول قرار دیا ہے۔

روایت پر ائمہ کا کلام

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ”المقاصدالحسنة“ [1] میں لکھتے ہیں:

”لیس في المرفوع، ولکن قد أوصی الإمام أحمد بعض أصحابه أن لا ینظر بعد العصر في کتاب، أخرجه الخطیب أو غیره، وقال الشافعي فیما رواه حرملة بن یحیي کما أخرجه البیهقي في مناقبه: الورّاق إنما یأکل دیة عینیه“.

یہ حدیث مرفوع روایات (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات) میں نہیں ہے، لیکن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض اصحاب کو وصیت کی ہے کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی کتاب نہ دیکھیں، اس کی تخریج خطیب رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے علاوہ کسی اور نے کی ہے، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مناقبِ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں، حرملہ بن یحیی کی روایت

---

[1] المقاصد الحسنة: حرف المیم، ص: ٤٥٧، رقم: ١٠٦٥، ت: عبداللطیف حسن، دارالکتب العلمیة ـ بیروت، الطبعة ١٤٢٧هـ.

کے مطابق، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول تخریج کیا ہے: کاغذ فروش اپنی آنکھوں کی دیت کھاتا ہے۔

علامہ ابن دَیبَع رحمۃ اللہ علیہ نے "تمییز الطیب"[1] میں، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف الخفاء"[2] میں، علامہ محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ نے "أسنی المطالب"[3] میں، علامہ نجم الدین غزّی نے "إتقان مایحسن"[4] میں اور شیخ احمد بن عبد الکریم غزّی رحمۃ اللہ علیہ نے "الجدالحثیث"[5] میں حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اکتفاء کیا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "الأسرار المرفوعة"[6] میں تحریر فرماتے ہیں:

"من أحب حبيبتيه أوكريمتيه، وفي رواية: من أكرم حبيبتيه فلا يكتبن بعد العصر. لا أصل له في المرفوع، قاله السخاوي، ولعل المعنى بعد خروج العصر من غير أن يكون سراج عنده، وقد أوصى الإمام أحمد بعض أصحابه أن لاينظر بعد العصر إلى كتاب، أخرجه الخطيب، قلت: وهو من كلام الطبيب، كما قال الشافعي: الورّاق إنما يأكل من دية عينيه انتهى. وفي معناه: الخياط وأرباب الصنائع".

---

[1] تمييز الطيب من الخبيث: ١٧٨، رقم: ١٣٣٢، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٨هـ.
[2] كشف الخفاء: ٢٦٩/٢، رقم: ٢٣٨٥، ت: يوسف بن محمود، مكتبة العلم الحديث ـ دمشق، الطبعة ١٤٢١هـ.
[3] أسنى المطالب: ٢٨٣، رقم: ١٣٤٨، دار الكتاب العربي ـ بيروت، الطبعة ١٤٠٣هـ.
[4] إتقان مايحسن: ٥٦٢، رقم: ١٨٣٠، الفاروق الحديثية ـ القاهرة، الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.
[5] الجدالحثيث: ٢١٩، رقم: ٤٧٨، ت: فواز أحمد زمرلي، دار ابن حزم ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.
[6] الأسرار المرفوعة: ٣١٣، رقم: ٤٥١، ت: محمد الصباغ، المكتب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة ١٤٠٦هـ.

جس شخص کو اپنی دو محبوب یا دو مکرم چیزیں محبوب ہوں، اور ایک روایت میں ہے جو شخص اپنی دو محبوب چیزوں کا اکرام کرنا چاہے تو وہ عصر کی نماز کے بعد ہر گز نہ لکھے۔ اس حدیث کی مرفوع روایات (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات) میں اصل نہیں ہے، یہ بات حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے، اور شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد لکھنا اُس کے لئے منع ہے جس کے پاس چراغ (روشنی) نہ ہو، اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض اصحاب کو وصیت کی کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی کتاب نہ دیکھیں، اس کی تخریج خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ طبیب کا کلام ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کاغذ فروش اپنی آنکھوں کی دیت کھاتا ہے، انتہی۔ نیز درزی اور دوسرے کام والے بھی اسی میں داخل ہیں۔

نیز "المصنوع"[1] میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لا أصل له". اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اورایک مقام پر علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو نقل کیا ہے[2]۔

علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ "اللؤلؤ المرصوع"[3] میں فرماتے ہیں:

"من أحب حبيبتيه أوكريمتيه (وفي رواية من أكرم كريمتيه)

---

[1] المصنوع: ١٧٦، رقم: ٣١٥، ت: عبد الفتاح أبو غدة، مكتب المطبوعات الإسلامية ـ حلب، الطبعة ١٤١٤هـ.

[2] كشف الخفاء: ٢٥٩/٢، رقم: ٢٣٥٤، ت: يوسف بن محمود، مكتبة العلم الحديث ـ دمشق، الطبعة ١٤٢١هـ.

[3] اللؤلؤ المرصوع: ص: ٧٤، طبع بالطبعة البارونية بالجدرية ـ مصر.